اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

جلد ۲۸ | ۱۵ المسیح الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | ۲۲ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش | ۲۲ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۱۶

غیر مبایعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ

ایک "مخصوص عالم" سے زیادہ نہیں

ایک وقت تھا جب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی موعود نبی۔ نبی آخر الزمان۔ رسول۔ برگزیدہ رسول لکھا کرتے تھے۔ آپ پر ایمان لانا باعث نجات سمجھتے تھے۔ اور دوسروں کو ایسا ہی سمجھنے اور یقین کرنے کی پُر زور تلقین کیا کرتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے مرکز سے علیحدگی اختیار کی۔ اور خلافت ثانیہ کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے بھی انکار کر دیا۔ اور آپ کا بڑے سے بڑا درجہ مجدد اعظم قرار دے دیا گیا کے بعد جس رنگ اور جس طریق سے ان کی راہ نمائی میں ان کی پارٹی کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو گرایا۔ اور آپ کے واضح اور کھلے فیصلوں کی تحقیر کی گئی۔ اور کی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس وقت صرف یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کو اب اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنہیں پہلے برگزیدہ رسول اور موعود نبی کہتے تھے۔ مجدد اعظم چھوڑ مجدد ہی قرار دیں۔ بلکہ آپ کے لئے نیا منصب انہوں نے "امت کا مخصوص عالم" تجویز کیا ہے۔ اور یہ وہ انکشاف ہے جو ان پر حال میں ہوا ہے۔ چنانچہ ۱۲ مئی کے "پیغام صلح" میں "حضرت مسیح موعود کا دعوے آپ کے الہامات کی روشنی میں" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں حسب معمول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے صریح خلاف استدلال کر کے یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ آپ کا منصب زیادہ سے زیادہ امت محمدیہ کے علماء میں سے ایک "مخصوص عالم" کا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں ایک الہامی فقرہ اس طرح درج ہے۔ "تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل" اس الہامی فقرہ نے حدیث العلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا اُردو زبان میں ترجمہ کر کے اس کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اب ہمیں اس کے راویوں کی چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں۔ **حضرت صاحب از رُوئے الہام حدیث کے مخصوص علماء کی صف میں کھڑے ہیں۔"**

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ اب غیر مبایعین کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ مجدد اعظم رہے اور نہ مجدد۔ بلکہ آپ کو مخصوص علماء میں سے ایک عالم بنا دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منصب کی تنقیص غیر مبایعین کے لئے ایک ایسا شغل ہے۔ کہ جس کے لئے "پیغام صلح" کے صفحات ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ اور جو کبھی مولوی محمد علی صاحب کو ناگوار نہیں گزرا۔ حالانکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح ارشادات کی کھلم کھلا تردید کی جاتی ہے مذکورہ بالا استدلال کے متعلق ہی دیکھ لیا جائے جس حدیث کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منصب ایک مخصوص عالم قرار دیتے ہوئے ذرا جھجک بھی محسوس نہیں کی گئی۔ اس کا ذکر آپ کی تحریروں میں بارہا آچکا ہے۔ اور آپ کھول کھول کر اس کا مفہوم بیان فرما چکے اور لطف یہ کہ اس کے دوران میں اپنا منصب خصوصیت کے ساتھ پیش کر چکے ہیں۔ مگر اس کی کچھ پرواہ نہیں کی گئی:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کو حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ میں نقل کر کے حاشیہ صفحہ ۱۰۱ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائیگا"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان "مخصوص علماء" میں سے اپنے آپ کو علیٰحدہ قرار دے کر اپنا منصب ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی قرار دیا ہے اور جب آپ اس وضاحت کے ساتھ یہ بیان فرما چکے ہیں۔ تو اب کسی کا کیا حق ہے۔ کہ آپ کو مخصوص علماء میں سے ایک قرار دے۔

پھر غیر مبائعین خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق یہ فرما چکے ہیں۔ کہ

"اس حصہ کثیر وحی الہٰی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

ایسے صاف فیصلہ کے بعد "پیغام صلح" کا یہ بیان کہ حضرت صاحب از روئے الہام حدیث کے مخصوص علماء کی صف میں کھڑے ہیں۔" صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو پس پشت ڈالتے ڈالتے اور آپ کے منصب کی تنقیص کرتے کرتے اس درجہ پر پہونچ چکے ہیں۔ کہ اب ان کی نگاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک عالم سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتے

اسی سلسلہ میں "پیغام صلح" نے ایک دوسرے الہام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"دوسرا الہام حسب ذیل ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء اگر جری اللہ کی جگہ الہام میں نبی اللہ کے الفاظ رکھ لئے جائیں۔ تو یہ الہامی فقرہ بالکل بے معنی ہو جائے گا۔ کیونکہ جو فی الحقیقت نبی اللہ ہو اسکو نبیوں کے حلوں میں کہنے کے کچھ معنی نہیں ہیں۔ جری اللہ کے خطاب نے حضرت صاحب کے حقیقی مرتبہ کو واضح کر دیا ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ جری اللہ کے معنی امت کا مخصوص عالم ہیں۔ جسے حدیث نے کانبیاء بنی اسرائیل کا خطاب دیا ہے۔"

اس کے متعلق بھی اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات پیش کی جاتی ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"اس کتاب (براہین احمدیہ) میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر یہ وحی اللہ ہے۔ جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے۔ کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹ میں فرماتے ہیں۔

"جری اللہ فی حلل الانبیاء یہ رسول خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں۔ یعنی ہر ایک نبی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے"۔

پھر حاشیہ صفحہ ۷۲ میں فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔"

حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۸۴-۸۵ میں یہ تشریح فرمائی ہے۔

"سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدمؑ ہوں میں نوحؑ ہوں میں ابراہیمؑ ہوں میں اسحاقؑ ہوں۔ میں یعقوبؑ ہوں۔ میں اسمٰعیلؑ ہوں۔ میں موسےٰؑ ہوں۔ میں داؤدؑ ہوں۔ میں عیسےٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر۔ جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا۔ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایہ میں سو ضرور ہے۔ کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔ اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔"

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۹-۹۰ میں اسی الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یعنی رسول خدا تمام گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے پیرایوں میں اس وحی الٰہی کا مطلب یہ ہے۔ کہ آدم سے لے کر آخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں آئے خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی۔ ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے۔"

الہام جری اللہ فی حلل الانبیاء کے متعلق جو تشریحات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے جب پیغام صلح کے استدلال کو دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی غرض دیدہ دانستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ کم کر کے دکھانے اور آپ کی تحریرات کو پس پشت ڈالنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ جس پیغام صلح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ اسی میں مولوی محمد علی صاحب یہ اعلان فرماتے ہیں کہ "ہم حضرت صاحب کی ہر ایک تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں"

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ہجرت ۱۳۱۹ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج دن بھر نسبتاً آرام رہا۔ مگر شام کے وقت دوبارہ تشنج کا دورہ ہو گیا۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

آج تعلیم الاسلام ہائی سکول کا جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد طلباء میں ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں اول اور دوم رہنے والے اور میزان اور دینیات میں اول و دوم رہنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پچھلے سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور جناب چوہدری صاحب نے طلباء کو مفید نصائح فرمائیں ؛

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ سے واپس آ گئے ہیں ؛

وی پی واپس کرنے والے اصحاب سے گزارش

نہایت افسوس ہے کہ ہماری پیہم گزارشات کے باوجود بعض اصحاب نے وی پی واپس کر دیئے۔ ہم ایسے اصحاب سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ کیا ان کا اخلاقی فرض نہ تھا۔ کہ جبکہ وی۔ پی کرنے سے کافی عرصہ قبل اعلان کیا گیا۔ کہ جو دوست وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں وہ دفتر کو اطلاع دیدیں۔ تو وہ یا تو اطلاع دیتے یا وی پی ضرور وصول کرتے۔ ہم ان اصحاب سے پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی وقتی مجبوری کی وجہ سے یا سستی کی وجہ سے وی پی وصول نہیں فرما سکے۔ تو اب بذریعہ منی آرڈر روپیہ ارسال فرما دیں۔ خاکسار مینیجر

تاریخ اسلام

حضرت عثمان رضؓ کی آخری گھڑیوں میں مفسدین کا ظالمانہ طریق عمل

واقعات انتہائی سرعت کے ساتھ جو رنگ اختیار کرتے جا رہے تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تھی جو آخر مفسدین کے ہاتھوں واقع ہو گئی۔ یہ تاریخ اسلامی کا ایک نہایت ہی دردناک باب ہے۔ جو خون کے حروف میں لکھا گیا اور جس نے مسلمانوں کو ایسے تشتت و تفرق کا شکار بنا دیا۔ کہ قرناً بعد قرنٍ ان میں اتحاد و اتفاق پیدا نہ ہو سکا۔ فتنہ پردازوں کی تنظیم۔ اور ان کا اپنے ناپاک عزائم میں روز بروز زیادہ شدت کا پہلو اختیار کرتے جانا کوئی ایسا امر نہ تھا۔ جو صحابہ رضؓ کی نگاہ سے مخفی ہوتا۔ وہ آنے والے خطرہ کو خوب سمجھتے تھے۔ اور ان کی دوربین نگاہ اس وقت کو بھانپ رہی تھی۔ جب مسلمانوں کا ایک عظیم الشان قائد انہیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولیٰ سے جا ملے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ ان فرائض کی بجا آوری سے بھی غافل نہیں تھے۔ جو بحیثیت جماعت کا ایک حصہ ہونے کے ان پر عائد ہوتے تھے۔ چنانچہ نوجوان صحابہؓ جن میں حضرت علی رضؓ، حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ کی جان نثار اولاد شامل تھی۔ بلکہ بعض معمر صحابہ رضؓ بھی حضرت عثمان رضؓ کے دروازہ پر ڈٹ گئے۔ اور انہوں نے عہد کر لیا۔ کہ ہم مکان کی حفاظت کریں گے اور کسی دشمن کو اندر داخل ہونے کا موقعہ نہیں دیں گے۔ حضرت عثمان رضؓ جو فطرتی طور پر بے حد حلیم اور منکسر المزاج واقع ہوئے تھے جن کی طبیعت میں رحم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور جن کی نگاہ صرف آج تک محدود نہ تھی۔ بلکہ وہ کل کے فسادات کو بھی دیکھ رہی تھی۔ اور جنہیں نظر آ رہا تھا۔ کہ عنقریب ان صحابہ میں سے ایک ایک عالم اسلامی کی تربیت اور تعلیم کے لئے ضرورت ہو گی۔ انہوں نے اس آڑے وقت میں جبکہ دشمن ان کے خون کے پیاسے تھے جبکہ خطرہ سر پر منڈلا رہا تھا۔ اور جبکہ بچاؤ کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ان پہرہ دینے والے صحابہ رضؓ سے کہا۔ کہ جاؤ اپنے گھروں میں آرام کرو۔ انہیں مجھ سے عداوت ہے تم سے کوئی دشمنی نہیں۔ مگر صحابہ رضؓ ایسے شفیق اور ہمدرد آقا کو کس طرح اکیلا چھوڑ سکتے تھے۔ انہوں نے شکریہ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور بدستور حفاظتِ جان و مال کے لئے پہرہ پر کھڑے رہے۔

چونکہ یہ حج کے ایام تھے۔ اور قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ مفسدین کی بڑھتی ہوئی شرارتوں کو دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حاجیوں کے نام ایک خط لکھ دیا تھا جس میں تمام واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے تھے۔ اس لئے عین انہی ایام میں جبکہ مفسدین اپنے ناپاک ارادہ کو عملی جامہ پہنانے پر تلے ہوئے تھے۔ حضرت عثمان کا خط حج پر جمع ہونے والے ہزاروں مسلمانوں کے مجمع میں پڑھا گیا۔ اور انہوں نے عہد کر لیا۔ کہ حج سے فارغ ہوتے ہی جہاد کے ثواب میں بھی شریک ہوں گے۔ مسلمانوں کے اس ارادہ کی مفسدین کو بھی خفیہ طور پر اطلاع پہنچ گئی۔ جس کا طبعی طور پر یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ان میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہنا شروع کر دیا کہ اب کیا ہو گا۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ خبر بھی سن لی۔ کہ شام، کوفہ اور بصرہ کے مسلمان بھی مدینہ کی طرف بڑھے چلے آ رہے ہیں۔ اور سب نے اس امر کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ کہ مفسدین کا قلع قمع کر دیا جائے ان خبروں نے جو قدرتی طور پر ان کے لئے متوحش تھیں۔ انہیں اور زیادہ مشتعل کر دیا۔ اور انہوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ خلیفہ کو شہید کر دینا چاہئیے چنانچہ انہوں نے زبردستی مکان کے اندر داخل ہونا چاہا۔ صحابہ نے روکا۔ تو وہ نہ رکے۔ اس پر آپس میں لڑائی شروع ہو گئی۔ صحابہ کم تھے۔ اور مفسدین زیادہ۔ علاوہ ازیں جہاں لڑائی ہوئی۔ وہ جگہ بھی تنگ تھی۔ اگر کھلا میدان ہوتا۔ تو اور صورت ہوتی۔ مگر چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان کے دروازہ کے سامنے یہ لڑائی ہوئی۔ اس لئے صحابہ رضؓ اپنے دل کے حوصلے نہ نکال سکے تاہم انہوں نے اپنی غیرتِ ایمانی کا قابل قدر مظاہرہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شور سنا۔ تو ہاتھ میں ڈھال پکڑ کر باہر تشریف لائے۔ اور صحابہ اپنے مکان کے اندر داخل کر کے دروازے بند کر دیئے۔ اس موقعہ پر آپ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں دنیا اس لئے نہیں دی کہ تم دنیا کی طرف جھک جاؤ۔ بلکہ اس لئے دی ہے۔ کہ تم اس کے ذریعہ آخرت کی تیاری کرو۔ دیکھو دنیا فانی ہے اور یہاں کسی چیز کو بقا نہیں۔ آخرت ہی انسان کے کام آنے والی ہے۔ پس تم فانی چیز کو ابدی چیز پر مقدم نہ کرو۔ خدا تعالیٰ سے اپنی ملاقات کو یاد رکھو۔ اور اپنی جماعت کو پراگندہ نہ ہونے دو۔ یاد رکھو۔ اسلام سے قبل تمہاری آپس میں شدید عداوت ہوا کرتی تھی۔ جسے خدا نے محبت سے بدل کر تمہیں بھائی بھائی بنا دیا پس اب اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اپنے اتحاد کو کسی قیمت پر بھی ضائع نہ کرو۔

پھر آپ نے فرمایا۔ ان صحابہ کو بھی بلاؤ جنہیں مجھ تک نہیں آنے دیا جاتا۔ خصوصاً حضرت علی رضؓ۔ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ کو۔ چنانچہ آپ کے ارشاد پر انہیں بلایا گیا۔ اس وقت قلوب پر ایک ایسی کیفیت طاری تھی۔ جسے الفاظ میں ادا کرنا ناممکن ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس خلیفہ اپنی عمر کی آخری گھڑیوں میں گھر کی دیوار پر چڑھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور لوگوں سے فرماتا ہے۔ میرے قریب آ جاؤ۔ صحابہ قریب ہو گئے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ سب بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ باغی بھی کچھ ایسے متاثر ہوئے۔ کہ ان کے لئے بھی بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ سب کے بیٹھ جانے کے بعد آپ نے آخری تقریر کی جس میں فرمایا۔ اے اہل مدینہ۔ میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ اور اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے بعد تمہارے لئے خلافت کا کوئی بہتر انتظام فرمائے۔ آج کے بعد اس وقت تک کہ خدا تعالیٰ میرے متعلق کوئی فیصلہ فرمائے میں باہر نہیں نکلوں گا۔ اور میں کسی کو کوئی ایسا اختیار بھی نہیں دے جاؤں گا جس کے ذریعہ وہ دین یا دنیا میں تم پر حکومت کرے۔ میں اس معاملہ کو خدا پر چھوڑتا ہوں وہ جیسا چاہے گا۔ انتظام فرمائیگا۔ اس کے بعد آپ نے پھر صحابہ سے کہا۔ کہ جاؤ اور اپنی جانوں کو خطرہ میں نہ ڈالو۔ صحابہ رضؓ جو اطاعت کے سوا اور کچھ جانتے نہ تھے۔ ان کو آپ کے اس بار بار کے ارشاد نے عجیب مخمصے میں مبتلا کر دیا۔ ایک طرف وہ سمجھتے تھے۔ کہ اطاعت ہمارا فرض ہے۔ دوسری طرف وہ یہ بھی جانتے تھے۔ کہ ایسے نازک وقت میں حضرت عثمان رضؓ کو اکیلا چھوڑ دینا کسی صورت میں مناسب نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں اختلاف پیدا ہوا۔ اور کچھ تو بادلِ ناخواستہ واپس چلے گئے۔ اور کچھ ٹھہر گئے اور انہوں نے بدستور حضرت عثمان کی ڈیوڑھی میں اپنا ڈیرہ جمائے رکھا۔

اب باغیوں کی گھبراہٹ لمحہ بہ لمحہ بڑھنے لگی۔ اور وہ اضطراب کے ساتھ کسی فیصلہ کن بات تک پہنچنے کی کوششیں کرنے لگے وہ فیصلہ کن بات ان کے نزدیک سوا اس کے اور کیا تھی۔ کہ حضرت عثمان رضؓ کو شہید کر دیں۔ مگر حضرت عثمان کا کوئی ایک فعل بھی ایسا نہ تھا جو جائز طور پر ان کے لئے قابلِ گرفت ہوتا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ کوئی بات اٹھائیں۔ اور اس کی آڑ میں۔ اپنے ارادہ کو پورا کریں۔ مگر حضرت عثمان نے اس تمام فتنے کے دوران میں اس عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ کام کیا۔ کہ وہ باغی اور فتنہ پرداز ایک بات بھی گرفت میں نہ لا سکے۔ آخر انہوں نے ابتدائی قدم کے طور پر حضرت عثمان کے دروازہ کے سامنے لکڑیوں کا انبار لگا کر آگ لگا دی جس سے آپ کے مکان کا ایک حصہ جل گیا۔

بعثت مہدی علیہ السلام کے متعلق

سندھ کے ایک ولی اللہ کی پیشگوئیاں

سندھ میں جو اولیاء اللہ گزرے ہیں ان میں سے بعض نے مہدی علیہ السلام کے متعلق بھی پیشگوئیاں کی ہیں۔ خاکسار کا ارادہ ہے۔ کہ ان پیشگوئیوں کو الفضل میں شائع کرادوں۔ اس سلسلہ میں یہ پہلی قسط ہے جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں جو کہ منظوم سندھی کلام میں ہیں سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ جوان والے کی ہیں۔ یہ بزرگ گیارھویں صدی میں گزرے ہیں۔ ان اشعار کا راوی یعنی جس صاحب سے مجھے یہ اشعار ملے ہیں۔ ان کا نام خلیفہ رمضان صاحب ولد تاج محمد صاحب ساکن کھار غلام شاہ ضلع کراچی سندھ ہے۔ اور یہ صاحب اس ولی اللہ کے موجودہ خلیفہ ہیں۔ ان کے بیان کردہ اشعار معہ اردو ترجمہ حسب ذیل ہیں۔

اشعار

(۱) سوئی محمدؐ سوئی مہدی
مہدی محمد نہ ناھی جدائی
سائی صورت سید ساگی
تس قدرت چت الہٰی
دین نبیؐ جو دعوے دار

(۲) تیرہین سن جی آخر آئی
پئی جگرن منجھ جدائی
کٹرا تیا پاڑ پاڑ پائی
یوم یفر المرء آئت آئی
کٹرم قبیلا تیا بیزار

(۳) ورھیہ گھٹ تیندا سال بسال
علم حلم جو چوندو کال
وقت ضعیفی زور زوال
اچی بھندو اھڑو حال
جو کون ہوندو کنھن سان قرار

(۴) ویس تنائی جدھن محمد ایندو
سو کنھن جمع جو خطبہ ہوندو
خطیب کی رت نک مان ایندو
سوتا اہین اہین چوندو
اچی مہدی تنی مصندار

(۵) داتا آئین ور دلیسر
شان وڈی سان سید شیر
جز و علی جو منگھ مشیر
تس الہٰی چت چگیر
دین نبیؐ جو دعوے دار

(۶) آگا پیدا کر امام
میر مکی جو مہدی جام
قتل کندو سپ کفران
تان وجن سپ غیر گمان
تین سپئی شکر گزار

(۷) محمد حسن کی ادھین فرکایو
مشفق تنھن تان مہرم لاہیو
پلا ادھین تان پاٹ پلایو
پر تو آھی ھی پیسنار

ترجمہ

جو محمدؐ ہے وہی مہدی ہے
مہدی اور محمد میں کوئی جدائی نہیں
اس کا وہی حلیہ ہے جو سید کا تھا
اس پر قدرت الہٰی کا تاج ہوگا
وہ نبی کے دین کا دعوے دار ہوگا۔
جب تیرھویں صدی ختم ہونے کو آئیگی
رشتہ داروں میں جدائی پڑے گی
ایک بھائی دوسرے بھائی سے ناراض ہوگا
یوم یفر المرء کی آیت قرآن میں آئی ہے
خاندان اور قبائل ایک دوسرے سے بیزار ہونگے
ایک سال دوسرے سال سے چھوٹا ہوگا۔
علم اور حلم کا قحط ہوگا۔
وقت ضعیف اور زوال زوروں پر ہوگا۔
ایسا حال ہوجائے گا۔
کوئی بھی کسی سے اچھا سلوک نہیں کریگا۔
جب محمد بھیس بدلا کر آئے گا۔
وہ جمعہ کے دن کا خطبہ ہوگا۔
خطیب کو ناک سے خون آئے گا۔
وہ "اہیں اہیں" کہے گا
اسے مہدی آ کر امام ہو
اس دلیر کے دروازہ پر دانا لوگ آئینگے
وہ سید بڑی شان والا اور بہادر ہوگا۔
اسکے سر پہ جزو علی کا ہوگا۔
اسپر الہٰی تاج ہوگا جس میں بہت پھول ہونگے۔
جو نبی کے دین کا دعوے دار ہوگا۔
اسے خدا امام پیدا کر
کے کا پیر مہدی بنا خدا رسیدہ
وہ سب کفریات کو مٹا دے گا
اسطرح کہ پھر شکوک و شبہات دور ہوجائینگے
اور سب شکر گزار بنیں گے۔
محمد حسن کو آپ خوشی پہونچائیں
اے مشفق اسپر سے اپنی مہر نہ اتارئیو
اپنے آپ کو شرف دیجیو
اس سائل پر نظر عنایت رکھیو

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں سید محمد حسن صاحب پر جنہوں نے یہ پیشگوئیاں فرمائیں۔ انہوں نے مہدی کے ظہور کا وقت اور علامات زمانہ بعثت مختصر مگر جامع الفاظ میں بتادیں۔ پھر مہدی کا مقام یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل ہوگا۔ پھر فرماتے ہیں۔ کہ مہدی کے تاج میں بہت پھول ہوں گے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کثرت اولاد ہوگی۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان کا آنا گویا جمعہ کے دن کا خطبہ ہوگا۔ اور یہ بات سورۃ الجمعہ کے آخری رکوع کی تفسیر ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت بعثت اور طرز تبلیغ کے متعلق زبردست پیشگوئی ہے۔ ممکن ہے یہ اشارہ خطبہ الہامیہ کی طرف ہو۔ ان کے الفاظ سے یہ مفہوم نہیں نکلتا۔ کہ وہ ایک ہی خطبہ جمعہ کا پڑھیں گے۔ لیکن اگر کوئی یہ مفہوم لے تو ہم کہیں گے کہ گوڑی فقیر علیہ الرحمۃ کی پیشگوئی کے مطابق مہدی کا ظہور ۱۲۵۴ھ میں ہونا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی پہلی بار سندھ میں ۱۳۵۴ھ میں تشریف لائے تھے۔ تب انہوں نے ایک ہی خطبہ جمعہ حیدرآباد سندھ میں پڑھا تھا۔ پھر فرماتے ہیں۔ کہ وہ "اہیں اہیں" کہیں گے۔ یعنی مہدی کی زبان میں لکنت ہوگی۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بار سندھ تشریف لاکر بسنت ہال میں لیکچر دیا تھا تو دوران لیکچر میں حضور کی زبان سے دو ہی دفعہ "اہیں اہیں" نکل گئی تھی۔ جس کو سب حاضرین نے سنا۔ اور اختتام لیکچر پر سندھی احمدی آپس میں اس کا ذکر کرکے خوش ہو رہے تھے۔ پھر سید صاحب فرماتے ہیں کہ وہ کفران کو قتل کریں گے۔ اس طرح کہ پھر مذہب کے بارے میں شکوک و شبہات رفع ہو جائیں گے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ قتل دلائل و براہین سے ہوگا نہ کہ لوہے کی تلوار سے۔

غرض یہ پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوے زمانہ بعثت وحالات پر حرف بحرف چسپاں ہوتی ہیں۔ اور حضور کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت کر رہی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار (ڈاکٹر) عبدالعزیز اخوند سندھی ایڈیٹر

دعوتِ عمل

کامیابی حاصل کرنے کے لئے جس عزم راسخ اور قوتِ عمل کی ضرورت ہوتی ہے اس کا پیدا کرنا ایک مشکل کام ہے۔ جو متواتر کوشش اور پیہم مشق کے بغیر ناممکن ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی کام کو صحیح طور پر کرنے کے لئے دو باتیں ضروری ہوتی ہیں۔ ایک پختہ ارادہ۔ دوسرے قوتِ عمل قوتِ عمل انسان کو کام کرنے کے راستہ میں مدد دیتی ہے۔ اور اسی کے ذریعہ کام خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پذیر ہو کر کامرانی و کامیابی اپنے ساتھ لاتا ہے۔ پختہ ارادہ کا یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ انسان کو آمادہ بعمل کرتا ہے۔ اور ہر مشکل اور روک کے وقت انسان کی ڈھارس بندھاتا ہے۔ اور اپنی مضبوطی اور پختگی کے مطابق انسانی قدم کو ٹھوکر یا لغزش سے محفوظ رکھتا ہے۔ قوم کی ترقی کا راز اس کے کاموں میں ہے۔ اور اس کے کام بغیر عزم راسخ و قوتِ عمل کے ہوتے ممکن نہیں۔ پس عزم راسخ و قوتِ عمل دو ایسی چیزیں ہیں جن کو کسی قوم کی ترقی کی بنیاد قرار دے سکتے ہیں۔ جس قوم میں عزم راسخ ہو گا وہ اپنے آپ میں بلند ہمتی محسوس کرے گی۔ اور بڑی بڑی مشکلات کے مقابلہ میں آسانی کے ساتھ سینہ سپر ہو کر قوتِ عمل کے ذریعہ اپنے مقصود کو حاصل کر سکے گی۔ اس کے بغیر اس کی کامیابی ناممکن ہے اور اس کا ترقی کا خیال ایک ایسے خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جس کے لئے کبھی بھی شرمندہ تعبیر ہونا مقدر نہیں۔ کسی قوم کا کامیابی کے میدان میں ناکام ہونا۔ اس امر کے مترادف ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنی کاہلی اور سستی کی وجہ سے غلامی کی زندگی بسر کرے۔ اس کے افراد کی ذہنیتیں پست ہو جائیں۔ اور اس کا ہر قدم بجائے بلندی کے انحطاط کی طرف جائے۔ جہاں کسی قوم کا ترقی کرنا اس کے لئے مفید ہوتا ہے۔ وہاں اس کا ترقی نہ کرنا سخت مضر ہوتا ہے۔ اس قوم کی کوئی سیاست نہیں ہوتی۔ نہ اس کا کوئی تمدن ہوتا ہے۔ وہ زندگی بسر کرنے کے لئے دوسری قوموں کے اطوار و طرائق بمعاشرت و تمدن سے راہنمائی حاصل کرتی ہے۔ اور اس طرح بجائے حاکم ہونے کے محکوم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور محکوم ہی رہتی ہے یہاں تک کہ اس میں نئے سرے سے قوت پیدا ہو۔ یا خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور اس کے لئے بھیجا جائے۔ جو اس کو صحیح طریقوں کی ہدایت دے اور ترقی اور کامیابی کے گر تعلیم کرے۔

احمدیہ جماعت خدا کے فضل سے ایک زندہ جماعت ہے۔ عرصہ قریب میں ہی اس میں خدا کا ایک عظیم الشان نبی مبعوث ہوا۔ اس کے فیوض و برکات کے آثار ابھی مٹ نہیں گئے اور ابھی یہ اس نبی کا ہی زمانہ ہے۔ اس کی قوت قدسی کا اثر نمایاں طور پر جماعت میں مشہود ہے۔ اور جماعت اس یقین سے بھرپور ہے کہ اس نے اپنی ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کرنی ہے۔ اور یہ کہ عزم راسخ اور قوتِ عمل ہی ایسی دو چیزیں ہیں۔ جن کے ذریعہ ترقی کی جا سکتی ہے۔

ہمارے محبوب خلیفہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دوربین نگاہ نے اس امر کو اچھی طرح محسوس کر لیا۔ کہ ترقی کا راز اسی بات میں مضمر ہے کہ اس میں مختلف طریقوں سے قوتِ عمل اور عزم راسخ پیدا کیا جائے۔ حضور کی فراست نے یہ امر بھانپ لیا۔ کہ ان دو قیمتی جوہروں کو مرورِ زمانہ کی دست برد سے محفوظ کرنے کے لئے جماعت کو ایک ایسی روش پر چلایا جائے۔ کہ لگاتار مشق کے ذریعہ سے ان کو ہمیشہ زندہ رکھے۔ اور یہ ہمیشہ صیقل ہوتے رہیں۔ حضور نے انہیں زندہ و قائم رکھنے کے لئے جماعت کو محنت کی طرف توجہ دلائی۔ کہ جسم کی محنت روحانی محنت کے لئے بطور زینہ کے ہے۔ اور فرمایا "جس قوم میں محنت کی عادت نہیں۔ اس میں سیاست و تمدن بھی نہیں" حضور نے جماعت کو قوتِ عمل کا نہ مٹنے والا اور نہ بھولنے والا سبق سکھانے کی خاطر ہاتھ سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس طور پر انہیں جہاں بڑی سے بڑی مشقت جھیلنے کے قابل بنایا۔ وہاں امیر غریب کا فرق دور کر کے سب کو ایک درجہ پر کھڑا کیا۔ جہاں وہ مل کر کام میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ہمیں اپنے دل سے یہ خیال مٹا دینا چاہیئے۔ کہ ہم فلاں کام کیوں کریں۔ اس میں ہماری ہتک ہے۔ ... جو شخص کام کرتا ہے۔ وہ عزت کا مستحق ہے اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے۔ وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے" حضور نے کام نہ کرنے کی عادت کو غلامی کی وجہ قرار دیتے ہوئے فرمایا "اس تحریک سے دو ضروری فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک تو نکما پن دور ہو گا۔ اور دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہو گی۔" نیز فرمایا "ایک طرف تو کام کرنے کی عادت ہو۔ اور دوسری طرف ایسے کاموں کو عیب نہ سمجھنے کی اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ جماعت کا کوئی طبقہ ایسا نہ رہے گا۔ کہ جو کسی حالت میں بھی یہ کوشش کرے۔ کہ دنیا میں ضرور کوئی نہ کوئی حصہ غلام رہے۔ اور کبھی اس کی اصلاح کا سوال پیدا ہو۔ تو اس میں روک بنے۔"

اس کے ساتھ ہی حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی۔ کہ جماعت کے اندر کام کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے انہیں ہر دو ماہ کے بعد دعوتِ عمل دی جایا کرے۔ جس میں سب احباب ایک خاص کام کرنے کیلئے جمع ہوں۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنے شاندار مستقبل کی پائیدار بنیادیں رکھیں۔ حضور کے اس ارشاد کے ماتحت مجلس خدام الاحمدیہ گذشتہ سال سے جماعت قادیان کے لئے ہاتھ سے کام کرنے کے مواقع بہم پہنچاتی رہی ہے۔ جن میں خدا کے فضل سے احباب نے پورے شوق جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ احباب قادیان کے لئے خود سیدنا حضرت امیر المومنین کا اسوہ حسنہ بطور مشعل راہ ہے۔ حضور متعدد بار احباب کی حوصلہ افزائی کیلئے مقامِ عمل پر تشریف لائے۔ حضور نے متعدد بار اپنے دست مبارک سے کدال چلائی۔ اور ٹوکری میں مٹی بھری۔ اور اپنے مبارک ہاتھوں پر اٹھائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ نمونہ احباب قادیان میں ہاتھ سے کام کی عظمت کا سکہ بٹھا چکا ہے اور ان پر یہ امر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے کہ خدا کے خلیفہ کے ارشادات اور اسکی ہدایات کے مطابق عمل کرنا ہی سعادت مندی ہے جس کے نتیجہ میں فلاح یقینی ہے۔ گذشتہ وقارِ عمل کے موقعہ پر حضور باوجود نقاہت کے مقامِ عمل پر تشریف لائے۔ حضور نے باوجود کمزوری کے اپنے ہاتھ سے کام کر کے احباب کے سامنے پاک نمونہ قائم کیا۔ حضور دیر تک کام کی نگرانی فرماتے رہے۔ اور ہدایات دیتے رہے۔ ان حالات میں کوئی احمدی اپنے لئے یہ جائز نہیں سمجھتا کہ وہ ہاتھ کے کام سے جی چرائے یا اس میں غفلت و کوتاہی دکھائے۔ کیونکہ اسکے محبوب امام کا اسوہ اس کے سامنے ہے۔ جو اسے مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ ان کاموں کو سمجھے جو اسکا آقا خود کرتا ہے یا جن کے کرنے کی وہ ہدایت دیتا ہے۔

قادیان کے احباب بفضلہ تعالیٰ اس ہدایت پر عمل پیرا ہیں۔ مگر ضروری ہے کہ باہر کی جماعتیں بھی اس میدان میں قدم رکھیں۔ بعض جماعتیں باہر کی بھی اس نیک طریق کو رواج دے رہی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ باہر کی جماعتوں سے بھی امید کرتی ہے۔ کہ بالالتزام مجلس خدام الاحمدیہ کے کارکنوں سے تعاون فرما کر اپنے اپنے ہاں وقارِ عمل کے اس طریق کو ترویج دیں۔ اور تقریباً ہر دو ماہ کے بعد ایک دن ایسا مقرر کریں جس میں جملہ احباب جماعت بلا استثناء شامل ہو کر ہاتھ سے کام کریں۔ اور اس ثواب سے حصہ لیں۔ جو خلیفۂ وقت کے ارشادات کی پیروی اور اس کے نیک نمونہ پر چلنے سے حاصل ہوتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے احباب کی خدمت میں گذارش کرتی ہے۔ کہ اس قسم کا آٹھواں یوم وقارِ عمل مؤرخہ ۳۰ ہجرت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۳۰ مئی ۱۹۴۰ء بروز جمعرات منایا جائیگا۔ اور امید کرتی ہے کہ حسب سابق احباب قادیان اس عملی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر عزم راسخ اور قوتِ عمل کا سبق تازہ کریں گے۔ اور بفحوائے ہم ثواب کے مطابق جہاں ایک طرف اصلاح و ترقی کے ذرائع سیکھیں گے۔ وہاں خلیفۂ وقت کے ارشادات کی پیروی کر کے دوہرے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ احباب قادیان کو پچاس پچاس افراد کے گروہوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ سرگردہ صاحبان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ یوم وقارِ عمل سے قبل اپنے ممبران کے سامنے اس کام کی اہمیت کو واضح کر دیں گے۔ اور وقت مقررہ پر سب کو ہمراہ لے کر مقامِ عمل پر پہنچ جائیں گے۔ احباب کرام سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ سرگردہ صاحبان سے اس بارہ میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ اور اتفاق کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے اس قیمتی موقع کو ہاتھ سے دینے سے قبل اپنی راہنمائی کے لئے بہت سی مفید باتوں کو جمع کر لیں گے۔ خدا کا فضل ہم سب کے شامل ہو۔ اور وہ ہم سب کو اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے ارشادات

انسپکٹران بیت المال کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

انسپکٹران بیت المال کو جوبلی فنڈ کے بقایا جات کی وصولی کے لئے شہری جماعتوں میں بھجوایا گیا ہے۔ امید ہے ان کا کام ختم ہو گیا ہو گا۔ یا عنقریب ختم ہونے والا ہو گا۔ جب بھی انسپکٹر صاحبان اس کام سے فارغ ہوں۔ وہ فوراً اپنے اپنے حلقہ کی دیہاتی انجمنوں کا دورہ شروع کر دیں۔ اس دورے میں اخبار الفضل ۵ ہجرت ۱۹ ہش مطابق ۵ مئی ۱۹۴۰ء کے اعلان بعنوان "احباب و عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ زمیندارہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان" کا مطالعہ کر کے اس کی روشنی میں جماعتوں کو عمل درآمد کے لئے تاکید کریں۔ اور مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

(۱) ہر ایک جماعت میں جا کر عہدہ داروں کو تاکید کی جائے۔ کہ چندہ عام۔ حصہ آمد و جلسہ سالانہ وغیرہ کو کھلیانوں پر ہی بیک وقت وصول کر لیا جائے۔

(۲) اگر وصولی کے لئے محصلین کی تعداد کم ہو۔ تو مقامی جماعت کے مشورہ سے محصلین کی تعداد زیادہ کرائی جائے۔ تا سب لوگوں سے ایک ہی وقت میں کھلیانوں پر چندہ وصول کر لیا جائے۔

(۳) اس دورے میں اطمینان کر لیا جائے۔ کہ جماعتوں میں فصل ربیع کے چندہ کی وصولی کا انتظام تسلی بخش ہے۔ اگر نہ ہو۔ تو اس دورے میں انتظام کو مضبوط کرائیں۔

(۴) یہ دورے ختم کر لینے کے بعد معاً دوسرا دورہ شروع کر دیں۔ اور دیکھیں کہ نظارت ہذا کی ہدایات۔ مندرجہ اخبار محولا بالا اور انسپکٹر صاحبان کی ہدایات کے ماتحت چندہ کی وصولی ہو گئی ہے۔ اور یہ کہ وصول شدہ چندہ کی رقم مرکز میں بھجوائی گئی ہے۔ اگر نہ بھجوائی گئی ہو۔ تو جلد بھجوائی جائے اگر وصولی میں کوئی نقص معلوم ہو۔ تو اس کا ازالہ کر دیا جائے۔

انسپکٹر صاحبان کے حلقہ جات مندرجہ ذیل ہونگے۔ جن میں دورہ کرنا ہے:

(۱) حکیم محمد فیروزالدین صاحب ضلع لائل پور۔ سرگودھا

(۲) قریشی امیر احمد صاحب " لاہور۔ منٹگمری۔ جھنگ

(۳) مولوی محمد عبد العزیز صاحب ضلع گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمل پور اور صوبہ سرحد

(۴) سید محمد لطیف صاحب ضلع سیالکوٹ۔ جموں کشمیر۔ پونچھ

(۵) چوہدری فیض احمد صاحب ضلع مظفر گڑھ۔ بہاولپور۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خان صوبہ سندھ

(۶) سردار نذر حسین صاحب ضلع جالندھر۔ ہوشیارپور۔ فیروزپور۔ امرتسر

نوٹ:- براہ مہربانی عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ۔ انسپکٹران بیت المال سے پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت

ہفتہ زیر رپورٹ میں مطابق پروگرام مندرجہ ذیل احباب قادیان کے ملحقہ دیہات میں جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے اور علاوہ جمعہ پڑھانے کے بعض احباب نے چند گاؤں میں بصورت جلسہ و انفرادی تبلیغ بھی کی۔

مولوی عبد الاحد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ۔ اسد اللہ خان صاحب۔ محمد بشیر صاحب۔ علی محمد صاحب۔ عبد اللطیف صاحب۔ رحمت اللہ صاحب۔ محمد اسحٰق صاحب محمد عبد اللہ صاحب۔ ماسٹر غلام حیدر صاحب ٹیچر مدرسہ احمدیہ۔ بابو محمد ایوب صاحب۔ مولوی محمد شریف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ۔ ماسٹر محمد رشید صاحب پنشنر۔ مولوی خورشید احمد صاحب۔ ماسٹر مامون خان صاحب۔ ماسٹر محمد علی صاحب اظہر۔ مولوی ذوالقرنین صاحب۔ صفدر خان صاحب۔ علم دین صاحب۔ مرزا کریم بیگ صاحب غلام حیدر صاحب ناصر آباد۔ محمد شریف صاحب۔ مستری غلام نبی صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ سراج الدین صاحب موذن منارۃ المسیح مولوی غلام احمد صاحب

اس ہفتہ میں میاں وارث شاہ صاحب نے بفضل نے ایک ماہ۔ شیخ عبد الغنی صاحب جیف گڈس کلرک کا لکا نے پندرہ دن۔ غلام محمد صاحب احمدی پنشنر نے پندرہ دن۔ محمد اکرام اللہ صاحب نے ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ اور بفضل خدا پندرہ احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جن کے بیعت فارم دعوۃ عامہ میں موصول ہو چکے ہیں۔ میں قادیان و باہر کے دیگر دوستوں سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مورخہ ۲۶ ماہ شہادت کے خطبہ کے مطابق اپنا کچھ نہ کچھ وقت تبلیغ کے لئے وقف کرتے ہوئے اپنے نام جلد از جلد دفتر میں بھیج کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار۔ مہتمم دعوت عامہ۔ قادیان)

احمدیت کی پہلی کتاب

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی تالیف کردہ یہ کتاب دوسری بار شائع ہوئی ہے۔ جس میں احمدی چھوٹے بچوں کے لئے نہایت دل چسپ پیرایہ میں اسلام احمدیت اور مرکز احمدیت کے متعلق ضروری معلومات درج کئے گئے ہیں۔ احمدی لڑکے لڑکیوں کو یہ کتاب ضرور پڑھانی چاہیئے۔ باوجود کاغذ کی گرانی کے قیمت صرف تین آنے ہے۔

ملنے کا پتہ:- قاسمیہ کتاب ہوس۔ ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر

ہندوستان و ممالکِ غیر کی خبریں!

پشاور ۱۹ مئی شمالی افغانستان میں مسلسل تین روز برف باری ہوتی رہی۔ لگاہے گا ہے ساتھ بارش بھی ہوتی۔

لکھنؤ ۱۹ مئی۔ صوبہ یو۔ پی میں پلیگ جری سرعت سے پھیل رہا ہے۔ ہفتہ مختتمہ ۱۸ مئی میں ۹۶ کیس ہوئے۔ جن میں سے ساٹھ اموات ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ ہیضہ سے ۶۰ اور چیچک سے ۱۰۸ اموات ہوئیں ؛

برلن ۔ ۱۹ مئی جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ اس وقت تک ایک لاکھ دس ہزار اتحادی سپاہیوں کو قیدی بنا چکے ہیں۔ بہت سا سامان جنگ بھی ان کے قبضہ میں آیا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی معلوم ہوا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر بلیک فارسٹ میں جرمن فوج کے ۲۵ ڈویژن جمع ہیں۔ ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ان کا کچھ حصہ اٹلی میں داخل ہو گیا ہے۔ جس کے ساتھ دو ہزار ٹینک بھی ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اٹلی میں سے ہو کر فرانس پر جنوب سے حملہ کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسولینی نے جرمن افواج کو اٹلی سے گذرنے کی اجازت دیدی ہے۔

ایک اعلان کے ذریعہ ہٹلر نے بیلجیم کے مفتوحہ علاقوں کو جرمن ایمپائر میں شامل کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۹ مئی اتحادیوں کا جو مشن سامان جنگ کی خرید کے لئے یہاں آیا ہوا ہے۔ اس نے مشہور اسلحہ ساز کمپنی میرز گلیسن مارٹن سے معاہدہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ڈیڑھ سال میں وہ جتنے جہاز بنائے گی۔ اسے اتحادی خرید لیں گے۔

پیرس ۱۹ مئی کل شام ضلع پیرس پر آٹھ آٹھ جرمن طیاروں کے دستوں نے یکے بعد دیگرے کئی حملے کئے۔ ان میں سے چار جہاز گرا لئے گئے۔

روم ۱۹ مئی۔ امریکن پریذیڈنٹ نے مسولینی سے جو اپیل کی تھی۔ کہ جنگ میں شریک نہ ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ اس نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ گو یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کیا دیا ہے فوجوں سے بھری ہوئی گاڑیاں سرحد کی طرف جا رہی ہیں۔ ترکی حکومت نے ترکوں کو حکم دیا ہے۔ کہ اٹلی سے فوراً نکل آئیں۔

پیرس ۲۰ مئی۔ ایک فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ شمالی فرانس میں لڑائی کا وہی رنگ ہے۔ جو کل تھا۔ ہماری فوجیں سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور دشمن کو آگے بڑھنے سے روک رہی ہیں۔ سیڈان کے مشرق میں جرمنوں نے آج پھر حملہ کیا۔ مگر ان کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اتحادی ہوائی جہاز رات بھر جرمن فوجوں کے دستوں پر بم برساتے رہے۔

لنڈن ۲۰ مئی ایک انگریزی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمنوں کا دباؤ انگریزی

موریوں پر بہت بڑھ گیا ہے۔ مگر برطانوی فوجیں دوردن سے اپنی پوزیشنوں پر جمی ہوئی ہیں۔

برسن موریوں کے شمال میں دشمن کا دباؤ اور بڑھ گیا ہے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات بھی مغربی جرمنی پر پرواز کی۔ اور فوجی اہمیت کے بہت سے مقامات پر بم برسائے۔

خیال ہے کہ حکومت برطانیہ پرائیویٹ کارخانوں کو جلد از جلد سرکاری کنٹرول میں لینا چاہتی ہے۔ مسٹر چرچل نے کل رات جو تقریر براڈکاسٹ کی۔ اس میں کہا۔ کہ گورنمنٹ کے اپنی پالیسی کو نافذ کرنے میں پرائیویٹ ملکیت کا سوال روک نہیں بن سکتا۔ خیال ہے کہ حکومت لڑائی کا سامان جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ تیار کرانا چاہتی ہے۔ اس لئے بہت سے پرائیویٹ کارخانے اپنے کنٹرول میں لے لے گی۔

کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے جنوب مغربی انگلستان پر پرواز کی۔ توپوں کی آوازیں آتی گئیں۔ اور آدھی رات کے وقت ان کو دیکھنے کے لئے سرچ لائٹ پھینکی گئی۔

شملہ۔ ۲۰ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہالینڈ۔ بلجیم اور لکسمبرگ کے لئے کوئی خط۔ تار یا منی آرڈر نہیں بھیجا جا سکتا۔ جو چیزیں ڈاک خانہ میں دی جا چکی ہیں۔ وہ عنقریب بھیجنے والوں کو واپس کر دی جائیں گی۔

لاہور۔ ۲۰ مئی۔ کل یہاں خاکسار دن منایا گیا۔ صوبہ بہار سے ایک سو خاکسار آئے ہیں۔ بہت سے خاکسار وں نے مساجد سے باہر نکل کر پریڈ کی۔ اور ہیرا منڈی کو جانا چاہا۔ مگر پولیس نے روک دیا۔ شہر کے تمام ناکوں پر پولیس کا پہرہ ہے۔ ۳۴ خاکسار گرفتار کئے گئے

لنڈن۔ ۲۰ مئی۔ گذشتہ شب ایک براڈکاسٹ تقریر میں مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ ہم جنگ میں ضرور جیت کر رہیں گے۔ جب فرانس میں جرمن حملہ کا زور کم ہو جائے گا۔ تو وہ برطانیہ کی طرف آئیگا۔ ہم تمام طاقت سے مقابلہ کریں گے۔ اور آزادی کے لئے آخر دم تک لڑیں گے۔ فرانس کی گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں نے مجھ سے کہا ہے۔ کہ نتیجہ خواہ اچھا ہو یا برا ہم آخر دم تک لڑینگے

جرمنی نے اس لڑائی میں بمبار طیاروں اور بھاری ٹینکوں سے بہت کام لیا ہے اور میجنو لائن کے شمال میں موریوں کو توڑ دیا ہے۔ فرانسیسی فوجوں کو مقابلہ کے لئے دوبارہ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ دشمن کے مقابلہ کے لئے ہمارے ہوائی جہازوں نے شاندار کام کیا ہے۔ ہمارے بمبار طیارے جرمن موٹر فوجوں کے دستوں پر برابر بمباری کر رہے ہیں۔ اور اس کے تیل کے گوداموں کو بھاری نقصان پہنچ رہے ہیں۔ نئی حکومت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہم پہلے باہم جھگڑتے تھے۔ اور ہم میں اختلاف تھے۔ مگر اب ہم متحد ہو گئے ہیں۔ اب ہم پر کتنے مصائب آئیں۔ کتنے دکھ برداشت کرنے پڑیں مگر ہم سر نیچا نہیں ہونے دیں گے۔ تاریخ عالم میں ایسا بھیانک ظلم پہلے کبھی نہیں ہوا۔ جو آج جرمنی کر رہا ہے۔ اور ہم نہ صرف یورپ بلکہ ساری دنیا کو اس ظلم سے بچانے کے لئے لڑ رہے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ مئی جنرل گیملین کی جگہ جنرل ویگان کو اتحادی افواج کا کمانڈر انچیف بنا دیا گیا ہے۔ گذشتہ جنگ میں آپ نے مارشل فوش کو بھاری سہارا دیا تھا۔ مارشل موصوف نے مرنے سے پہلے کہا تھا۔ کہ اگر کبھی فرانس پر مصیبت آئے تو ویگان کو بلا لیا جائے۔ آپ کی عمر اس وقت ۷۳ برس ہے۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ میں اس تبدیلی کا بہت اچھا اثر ہوا۔

بلجیم اور فرانس کے شمال میں لڑائی جاری ہے۔ دشمن کے زبردست دباؤ کے باوجود اتحادی افواج مل کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور اپنے موریوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ اسوقت لڑائی بلجیم کی سرحد سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہو رہی ہے۔ لڑائی والے علاقوں میں گو حالت نازک نہیں ہے۔ مگر ایسی نہیں کہ اس کا سہارا نا مشکل ہو۔

لنڈن۔ ۲۰ مئی۔ بلجیم کے لڑائی والے علاقہ سے بھاگے ہوئے پچاس شہری ایک جہاز پر سوار تھے اور برطانیہ کے لئے جا رہے تھے۔ کہ جرمن ہوائی جہازوں نے اسے دیکھ لیا۔ اور بم مار کر غرق کر دیا۔

کلکتہ۔ ۲۰ مئی۔ ساحل کی حفاظت کے لئے یہاں ایک دستہ تیار کیا جانے والا ہے۔ اس میں پہلے تو بنگالی ہی بھرتی کئے جائیں گے۔ مگر بعد میں اور صوبوں کے لوگ بھی رکھے جائیں گے۔

پشاور۔ ۲۰ مئی۔ حکومت سرحد نے انتظام کیا ہے کہ جو غاک رجائز کام کے لئے پنجاب جانا چاہیں۔ انہیں ایسے سرٹیفکیٹ دیدئیے جائیں۔ کہ وہ بغیر روک ٹوک آ جا سکیں۔

قبائیلیوں نے سرائے نورنگ کے پاس ایک گاؤں پر حملہ کر کے ایک عورت اور اس کے بچے کو اغوا کر لیا۔ پولیس نے اب انتظام کیا ہے۔ کہ وہ بچ کر غیر علاقہ میں داخل نہ ہو سکیں۔ فقیر ایپی کا ایک لفٹیننٹ گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اور کچھ گولہ بارود بھی ہاتھ آیا ہے۔ صوبہ سرحد کے گورنر آج پارہ چنار کے دورہ سے واپس آئے اور بدھ وار کو نتھیا گلی چلے جائیں گے۔

دہلی۔ ۲۰ مئی۔ یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے ۲۹ فروری ۱۹۴۰ء تک ہندوستان سے ۱۸۴ کروڑ روپیہ کا مال باہر گیا اور ۱۵۰ کروڑ کا آیا۔ گویا ۳۴ کروڑ کی بچت رہی۔ گذشتہ سال کی نسبت ۴۵ کروڑ کا مال زیادہ گیا ہے۔

حکومت ہند نے غیر ممالک سے آنے والی اشیاء پر کنٹرول رکھنے کے لئے خاص [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی